

اتحادِ مجلسِ علمائے اسلام پاکستان!



الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

انگریز کے ہندوستان پر قبضے کے بعد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالکرب ہے اور اہل ہندوستان پر جہاد فرض ہے۔ اس فتویٰ کی تعمیل اور اس فرض جہاد کی تکمیل کے لیے سیدین شہیدین حضرت مولانا سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سکھوں کے خلاف جہاد کیا، جس میں انہوں نے اپنی جانوں کی قربانی پیش کی۔ کچھ وقفہ کے بعد ان کی روحانی اولاد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ نے عملی طور پر انگریز کے خلاف جہاد کیا اور ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی میں حضرت ضامن صاحب شہید ہوئے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہاد کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے حرین شریفین کی طرف ہجرت کی اور وہاں ہند کے مسلمانوں کے ایمان و اعتقاد کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور التجائیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اور معاونت سے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بعد آپ کے شاگرد رشید شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال سے زائد عرصہ دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے بعد ایک ایسی جماعت تیار کر لی جس کا ہر فرد ہمہ جہت ہونے کے باوصف اپنے اپنے میدان میں سرخیل اور مقتدا سمجھا اور مانا جاتا تھا۔ خود حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک ریشمی رومال، تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات ہر ایک میں نہ صرف یہ کہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، بلکہ اس کے لیے انہوں نے تین سال سے زائد عرصہ مالٹا کی جیل بھی کاٹی۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریس کے ساتھ ساتھ سیاسیات میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ

کی میراث کا حق ادا کیا۔ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف و سلوک اور تصنیف و تالیف میں اپنا لوہا منوایا۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کو عروج تک پہنچانے میں کردار ادا کیا۔ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ بانی تبلیغی جماعت نے تبلیغی جماعتوں کو اکنافِ عالم تک پہنچایا۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مفسر قرآن ہونے کے علاوہ سیاست میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ آپ ہی کی کوششوں اور کاوشوں سے قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کو تقویت اور تحریک پاکستان کو کامیابی ملی۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارہ میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ”پانچ سو سال میں علامہ انور شاہ جیسا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا“۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی خدمت اور نشر و اشاعت کے علاوہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی طرف اپنے شاگردوں اور علمائے کرام کو متوجہ کیا اور بنفس نفیس حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تقریباً پانچ سو علمائے کرام کو بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرایا۔

خلاصہ یہ کہ دارالعلوم دیوبند کے روحانی ابناء نے ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ ہر علمی میدان اور مورچہ کو سنبھالا اور امت مسلمہ کو فتنوں سے بچایا۔ فن تدریس ہو یا فن تقریر، مناظرہ کا میدان ہو یا مباحلہ کا، تبلیغ اسلام کا فریضہ ہو یا جہاد کا۔ اسلام پر باہر سے کسی نے حملہ کیا ہو یا اسلام میں گھس کر کسی نے اسلام کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہو، ہر ایک مقام اور ہر میدان میں علمائے دیوبند نے سینہ تان کر سب کا مقابلہ کیا۔ اسی بنا پر ان کی الگ الگ تنظیمیں اور جماعتیں بنتی گئیں۔ حقیقت کے اعتبار سے تو سب ایک ہی ہیں اور سب دین اسلام کا ہی کام کر رہے ہیں، لیکن انداز اور اہداف مختلف رہے ہیں۔

اب چونکہ دشمنان اسلام ایک ہو چکے ہیں اور سب مل کر دین اسلام کو مٹانے اور بے وقعت کرنے کے درپے ہیں، اور پاکستان کو باوجود اپنی اندرونی کمزوریوں اور خلفشار کے بیرونی دنیا میں اسلام کا قلعہ سمجھا اور کہا جاتا ہے، اس لیے مغرب دین اسلام کی روح کو مٹانے اور اس ملک کو افراق فری میں مبتلا کرنے کے لیے اکٹھا ہو چکا ہے۔ ضرورت تھی کہ ابتداء کم از کم علمائے دیوبند کی تمام تنظیمیں اور جماعتیں متحد ہوں اور اس کے بعد تمام مسالک اور مکاتب فکر سے رابطہ کر کے ان کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت کی یادوں کو تازہ اور دین اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اس لیے ماہنامہ ”بینات“ کے گزشتہ شمارہ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۴ء کے ادارہ ”خوش آسند اقدام“ کے تحت لکھا گیا تھا کہ دیوبند مکتب فکر سے وابستہ تمام دینی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں، تنظیموں اور اداروں کے سربراہوں اور قائدین کی مشاورت سے ایک اتحاد قائم کیا گیا ہے، جس کے سربراہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ کو بنایا گیا ہے۔ اس اتحاد کا آٹھ نکاتی ایجنڈا بھی تحریر کیا گیا تھا۔ اب مؤرخہ ۱۶ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۹ دسمبر ۲۰۱۴ء بروز منگل اس کا دوسرا سربراہی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ بمقام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان منعقد ہوا، جس میں درج ذیل حضرات شریک ہوئے:

حضرت مولانا سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری سربراہ رابطہ کمیٹی مجلس علمائے اسلام پاکستان، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علمائے اسلام (ف)، حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی سربراہ اہلسنت والجماعت پاکستان، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مرکزی راہنما جمعیت علمائے اسلام (س)، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوان سیکرٹری جنرل اہلسنت والجماعت پاکستان، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب سربراہ شریعت کونسل پاکستان، حضرت مولانا مفتی محمد جامعۃ الرشید کراچی، حضرت مولانا امداد اللہ صاحب ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، حضرت مولانا محمد طیب صاحب بیچ پیپر، مولانا محمد عمر قریشی صاحب، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا عبدالغفار تونسوی صاحب، مولانا الطاف الرحمن، مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا اشرف علی، مفتی حبیب الرحمن درخواستی سربراہ مجلس علمائے اہلسنت، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث، مولانا بشیر شاہ درہنما جمعیت علمائے اسلام اور دیگر علمائے کرام۔

راقم الحروف بھی اس اجلاس میں شریک تھا۔ پہلی نشست کا دورانیہ ایک بجے تک رہا۔ کھانے اور نماز کے وقفہ کے بعد دوسری نشست چار بجے تک جاری رہی۔ اس اجلاس کا آغاز مولانا محمد عمر قریشی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عطاء المؤمن شاہ بخاری حفظہ اللہ نے حاضرین مجلس کے سامنے اب تک منعقدہ اجلاسوں کی کارروائی کا خلاصہ پیش کیا۔ صدر اجلاس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے اپنے مختصر صدارتی خطاب میں تاریخی واقعات کی روشنی میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا۔ رابطہ کمیٹی نے کچھ سفارشات اور تجاویز مرتب کی تھیں، صدر اجلاس کی اجازت سے ان سفارشات اور تجاویز کو منظوری کے لیے حاضرین اجلاس کے سامنے پیش کیا گیا، بحث و تہیص کے بعد متفقہ طور پر ان کی منظوری دے دی گئی۔ وہ سفارشات و تجاویز درج ذیل ہیں:

۱- اس اتحاد کا نام ”مجلس علماء اسلام پاکستان“ ہوگا۔

۲- اتحاد کی ایک جنرل کونسل قائم کی جائے گی، جس میں چھوٹی بڑی تمام جماعتوں کے سربراہوں کو شریک کیا جائے گا۔

۳- سپریم کونسل کا حجم کم سے کم رکھا جائے گا جو کل اکیس افراد اور شخصیات پر مشتمل ہوگی، جس میں نو جماعتوں کے سربراہان سمیت دیگر علمی شخصیات شریک ہوں گی۔ مجوزہ سپریم کونسل میں شامل جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں:

۱:..... جمعیت علمائے اسلام (ف)، ۲:..... جمعیت علمائے اسلام (س)، ۳:..... اہل سنت والجماعت، ۴:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ۵:..... مجلس احرار اسلام پاکستان، ۶:..... وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ۷:..... جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ، ۸:..... خدام اہل سنت، ۹:..... پاکستان شریعت کونسل۔

اتحاد مجلس علمائے اسلام کی سپریم کونسل میں شریک شخصیات درج ذیل ہوں گی:

- ۱: مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، ۲: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، ۳: مفتی محمد زرولی خان صاحب، ۴: ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب، ۵: مفتی حمید اللہ جان صاحب، ۶: مفتی عبدالرحیم صاحب، ۷: مولانا عبید اللہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ۸: مولانا عبدالصمد ہالچوی صاحب، ۹: مفتی محمد نعیم صاحب، ۱۰: مولانا سعید یوسف صاحب آزاد کشمیر، ۱۱: مفتی غلام الرحمن صاحب، ۱۲: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب۔

۳- اس کے علاوہ گیارہ رکنی رابطہ کمیٹی بنائی گئی، جس کے ارکان یہ ہیں:

- ۱: مولانا سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری سربراہ رابطہ کمیٹی، ۲: حافظ حسین احمد، ۳: قاری محمد حنیف جالندھری، ۴: مولانا زاہد الراشدی، ۵: مولانا عبدالرؤف فاروقی، ۶: مولانا مفتی محمد، ۷: مولانا اللہ وسایا، ۸: ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، ۹: مولانا اشرف علی، ۱۰: مولانا محمد عمر قریشی، ۱۱: مولانا الطاف الرحمن۔

رابطہ کمیٹی کا متعین دائرہ کار یہ ہوگا:

- ۱: سپریم کونسل اور جنرل کونسل کے اجلاسوں کا ایجنڈا اور سفارشات مرتب کرنا۔
- ۲: سپریم کونسل کے اجلاسوں کے فیصلے مرتب کرنا اور ان کی نقول بھجوانا۔
- ۳: آٹھ نکاتی منظور شدہ ایجنڈا کی تکمیل و تنفیذ کے لیے سفارشات مرتب کرنا۔
- ۴: سپریم کونسل اور جنرل کونسل کے اراکین سے رابطہ اور ان کے فیصلوں پر عملدرآمد۔
- ۵: دیگر مکاتیب فکر سے رابطے کے لیے کمیٹی قائم کرنا۔
- ۵- مجوزہ دائرہ کار کی روشنی میں موجودہ رابطہ کمیٹی کا نام ”ورکنگ کمیٹی“ ہوگا۔

اس اجلاس میں ایک بیٹاق بھی مرتب کیا گیا تھا، جس کو حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے حاضرین اجلاس کو سنا کر ان سے اس پر عہد لیا کہ:

۱: ہم آٹھ نکاتی پروگرام کو آگے بڑھانے اور اسے عملی جامہ پہناتے ہوئے اہل حق کو متحد اور مربوط بنانے کے لیے پر خلوص محنت کریں گے۔

- ۲: ایک دوسرے کے احترام اور باہمی تعاون کی فضا کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے۔
- ۳: باہمی متنازعہ امور اور مسائل کو عوامی سطح پر زیر بحث لانے سے گریز کریں گے۔
- ۴: اپنے کارکنوں اور رفقاء کی ان امور کے حوالہ سے تربیت اور ذہن سازی کا اہتمام کریں گے۔
- ۵: خدا نخواستہ کسی سانحہ کی صورت میں کسی رابطہ یا دعوت کا انتظار کیے بغیر متاثرہ جماعت اور حضرات کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

۶: مشترکہ مقاصد کے لیے مشترکہ مجالس اور اجتماعات کا ماحول عام کریں گے اور اس کے

لیے عملی اقدامات کریں گے۔

۷:..... سپریم کونسل اور رابطہ کمیٹی کے فیصلوں پر عملدرآمد میں حتی الوسع کسی قسم کی کوتاہی کو روا نہیں رکھیں گے۔

۸:..... مشترکہ آٹھ نکاتی پروگرام کی ہر سطح پر زیادہ سے زیادہ تشہیر کی کوشش کریں گے۔

۹:..... ملک کی عوامی رائے کو اس پروگرام اور ایجنڈے کے لیے ہموار کرنے میں ہر میسر ذریعہ استعمال کریں گے۔

۱۰:..... باہمی شکایات اور تنازعات کو آپس میں حل بیٹھ کر طے کریں گے اور اُسے باہمی دائرے سے باہر لے جانے سے گریز کریں گے۔

تقریباً چار بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا اور اس کے بعد پریس کانفرنس کی گئی، جس میں اس اجلاس کی غرض و غایت اور اہداف کے بارہ میں صحافیوں کو بریفنگ دی گئی اور بتایا گیا کہ مورخہ ۸ جنوری ۲۰۱۵ء کو علمائے کرام اور خطباء عظام کا ایک بھرپور کنونشن منعقد کیا جائے گا اور اس کے بعد ۱۵ جنوری کو کراچی میں ایک جلسہ عام ہوگا۔

جب سے دیوبند مکتب فکر کے متحد و متفق ہونے کی پیش رفت شروع ہوئی ہے، اس دن سے علماء دشمنی میں مبتلا مریضوں کے مرض میں اضافہ اور ان کا اندرونی غیظ و غضب دیدنی ہے۔ کبھی وہ اکابر علمائے دیوبند کے بارہ میں ہفوات بکتے ہیں تو کبھی موجودہ مسلک دیوبند سے وابستہ افراد اور جماعتوں کو نشانے پر رکھتے ہیں۔ خدارا! اس قوم کو مزید آزمائش میں نہ ڈالیے اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے کے رجحان کو ختم کیجیے۔ تحریک پاکستان کو اب سڑسٹھ سال گزر گئے، اب پرانے ہتھکنڈے ختم کیجیے، پاکستان بننے کے بعد اب صرف پاکستان کی بات کیجیے کہ کس نے پاکستان میں آنے کے بعد کیا کیا؟ اور کیا کرے گا؟ سب مل جل کر وطن کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کام کریں، اگر اس دفعہ بھی مذہبی توہین متحمل نہ ہوں تو پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آئے گا اور خدا نخواستہ قوم بے دینی کے شکنجے میں ایسی کسی اور جکڑی جائے گی کہ کوئی بھی قوت اس کو اس شکنجے سے نہیں نکال سکے گی۔

ایسے صحافی حضرات جو ہمیشہ علماء کرام کو مطعون کرتے اور کوستے رہتے ہیں ان کو بھی سوچنا چاہیے کہ اگر علمائے کرام متحد و متفق ہو رہے ہیں اور انہوں نے اپنے ایجنڈے میں یہ بات شامل کی ہے کہ وہ دوسرے مسالک کے افراد سے بھی رابطہ کریں گے اور ان کی بھی اس ایجنڈے میں شرکت کے لیے کوشش کریں گے، اس سے تو نہ صرف یہ کہ ان کو خوش ہونا چاہیے تھا، بلکہ اپنی بساط کے مطابق اس کو آگے بڑھانے کے لیے اپنا حصہ بھی ڈالنا چاہیے تھا۔ بہر حال استعماری طاقتوں اور ان کے آلہ کاروں نے پاکستان بھر میں فضا ہی ایسی بنا دی ہے کہ اگر کہیں کسی فتنہ کی بات ہو اور اس سے فتنہ کی آگ بھڑک سکتی ہو تو اس کو ضرور اچھالا جائے گا۔ صحافی حضرات بھی کالم پر کالم لکھیں گے، الیکٹرانک میڈیا بھی اس پر پروگرام

نشر کرے گا اور مباحثے پر مباحثے کرائے گا، لیکن اگر کہیں سے اتفاق و اتحاد کی بات چلتی ہے، فتنوں کو بجھانے اور انہیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش ہوتی ہے تو اُسے پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا اس کو دو کالمی خبر یاد و منٹ کی کورتج بھی نہیں ملتی:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ابھی شمارہ پریس جانے کی تیاری میں ہی تھا کہ ۲۴ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۲۰۱۴ء کے اخبارات میں یہ المناک خبر شہ سرخیوں کے ساتھ تقریباً تمام اخبارات میں تھی کہ سفاک دہشت گردوں اور قاتلوں نے جن کی تعداد ساتھی، پشاور میں آرمی کے اسکول پر حملہ کر کے ۱۳۲ طلبہ، اسکول کی پرنسپل، اساتذہ اور عملہ سمیت ۱۴۲ انسانی جانوں کو شہید کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ، اِنّ للہ ما اُخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ بأجل مسمی۔

اس موقع پر مدارسِ دینیہ کے بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے بھی اس المناک اور دردناک واقعہ کی بھرپور مذمت کی اور اس کو انسانیت سوز واقعہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بچوں کو قتل کرنے والے درندوں کو عبرت ناک سزا دی جائے، خبر کی تفصیل ملاحظہ ہو:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) علمائے کرام نے سانحہ پشاور کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے واقعہ کو پوری قوم کے لیے المناک سانحہ قرار دیا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے سانحہ پشاور کے حوالے سے اپنے تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ پشاور سانحہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے اور پاکستانی تاریخ میں اس قسم کے المناک اور انسانیت سوز سانحہ کی مثال نہیں ملتی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں نے سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ پوری قوم ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے۔“

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۴ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ، مطابق ۱۷ دسمبر ۲۰۱۴ء)

ادارہ بینات بھی اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور شہید ہونے والے معصوم طلبہ کے والدین سے اظہارِ تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان شہداء کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ بینات حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس سانحہ کی مکمل تحقیق کر کے قوم کو آگاہ کرے اور ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین